اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (18 صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی محبت مزید بڑھ جائے گی۔

دُرودشریف کی فضیلت

نبیِّ معظَّم، رسولِ محترم، سلطانِ ذِی حشم، سراپاجُود وکرم، حبیبِ مُکرَّم، محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہے فِرِشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

(ابن ماجه ج ١ ص ٤٩٠ حديث ٩٠٧ دارالمعرفة بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خانقاہ میں ایک باپردہ خاتون اپنے مُنّے کی لاش چادر میں لپٹائے، سینے سے چمٹائے زاروقطار رورہی تھی۔ اتنے میں ایک ''مَدَنی مُنّا'' دوڑتا ہوا آتا ہے اور ہمدردانہ لہجے میں اُس خاتون سے رونے کا سبب دریافت کرتا ہے۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے: بیٹا!

میرا شوہر اپنے لختِ جگر کے دیدار کی حسرت لیے دنیا سے رخصت ہوگیا ہے، یہ بچہ اُس وقت پیٹ میں تھا اور اب یہی اپنے باپ کی نِشانی اور میری زِندگانی کا سرمایہ تھا، یہ بیمار ہوگیا، میں اسے اسی خانقاہ میں دم کروانے لا رہی تھی کہ راستے میں اس نے دم توڑ دیا ہے، میں پھر بھی بڑی اُمّید لے کر یہاں حاضِر ہوگئی کہ اِس خانقاہ والے بُزُرگ کی وِلایت کی ہر طرف دھوم ہے اور ان کی نگاہِ کرم سے اب بھی بَہُت کچھ ہوسکتا ہے مگر وہ مجھے صبر کی تلقین کر کے اندر تشریف لے جاچکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ خاتون پھر رونے لگی۔ ''مَدَنی مُنّے'' کا دل پگھل گیا اور اُس کی رَحمت بھری زَبان پر یہ الفاظ کھیلنے لگے: **''مُحتَرَمہ! آپ کا مُنّا مرا ہوا نہیں بلکہ زِندہ ہے! دیکھو تو سہی! وہ حرکت کررہا ہے۔''** دُکھیاری ماں نے بے تابی کے ساتھ اپنے ''مُنّے کی لاش'' پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھا تو وہ سچ مُچ زِندہ تھا اور ہاتھ پَیر ہلا کر کھیل رہا تھا۔ اِتنے میں خانقاہ والے بُزُرگ اندر سے واپَس تشریف لائے۔ بچے کو زندہ دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے اور لاٹھی اُٹھا کر یہ کہتے ہوئے ''مَدَنی مُنّے'' کی طرف لپکے کہ تو نے ابھی سے تقدیرِ خداوندی کے سَر بَستہ راز کھولنے شروع کردیئے ہیں! مَدَنی مُنّا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ بُزُرگ اُس کے پیچھے دوڑنے لگے، ''مَدَنی مُنّا'' یکا یک قبرِستان کی طرف مُڑا اور بُلند آواز سے پکارنے لگا: اے قبروالو! مجھے بچاؤ! تیزی سے لپکتے ہوئے بُزُرگ اچانک ٹھٹھک کر رُک گئے **کیونکہ قبرِستان سے تین سو مُردے اُٹھ کر اُسی ''مَدَنی مُنّے'' کی ڈھال بن چکے تھے اور وہ ''مَدَنی مُنّا'' دُور کھڑا اپنا چاند سا چہرہ چمکاتا**

مُسکرا رہا تھا۔ اُن بُزُرگ نے بڑی حسرت کے ساتھ ''مَدَنی مُنّے'' کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بیٹا! ہم تیرے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے ، اِس لیے تیری مرضی کے آگے اپنا سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ (مُلَخَّص ازالحقائق فی الحدائق ج ا ص ۱۴۲ وغیرہ مکتبۃ اویسیہ رضویہ، بہاولپور پاکستان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ ''مَدَنی مُنّا'' کون تھا؟ اُس مَدَنی مُنّے کا نام **عبدُ القادِر** تھا اور آگے چل کر وہ **غوثُ الاعظم** علیہ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم کے لقب سے مشہور ہوئے۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابنِ ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادِر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَچپَن شریف کی سات کرامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثُ الاعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم مادرزاد ولی تھے۔ ﴿ ۱ ﴾ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر جب وہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہتیں تو آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پیٹ ہی میں جواباً **یَرْحَمُکَ اللّٰہ** کہتے (الحقائق فی الحدائق ص ۱۳۹) ﴿ ۲ ﴾ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ یکم **رَمَضَانُ المبارَک** بروز پیر صبحِ صادِق کے وَقت دنیا میں جلوہ گر ہوئے اُس وَقت ہونٹ آہستہ آہستہ حَرکت کررہے تھے اور **اللہ اللہ** کی آواز آرہی تھی (ایضاً) ﴿ ۳ ﴾ جس دن آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی وِلادت ہوئی اُس دن آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دِیارِ وِلادت **جیلان شریف** میں گیارہ سو بچے پیدا

ہوئے وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سب ولیُّ اللّٰہ بنے (تفریحُ الخاطر ص ۱۵) ﴿۴﴾ غوثُ الاعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا اور جب سُورج غُروب ہوا اُس وَقت ماں کا دودھ نوش فرمایا۔ سارا رَمَضانُ المبارَک آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا یِہی معمول رہا (بَهجۃُ الاسرار ص ۱۷۲) ﴿۵﴾ پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر اٹھارہ پارے پڑھ کر سنا دیئے۔ اُن بُزُرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھئے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سن کر یاد کرلیا تھا (الحقائق فی الحدائق ص ۱۴۰) ﴿۶﴾ جب آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ لڑکپن میں کھیلنے کا ارادہ فرماتے، غیب سے آواز آتی: اے عبدُ القادِر! ہم نے تجھے کھیلنے کے واسطے نہیں پیدا کیا (ایضاً) ﴿۷﴾ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مدرَسے میں تشریف لے جاتے تو آواز آتی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو جگہ دے دو۔'' (بَهجۃُ الاسرار ص ۴۸)

نَبوی مِینہ عَلَوی فَصل بَتُولی گلشن
حَسَنی پھول حُسَینی ہے مہکنا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اَوقات آدَمی کراماتِ اولیاء کے مُعامَلے میں

شیطان کے وَسوَسے میں آکر کرامات کو عَقل کے ترازو میں تولنے لگتا ہے اور یوں گمراہ ہوجاتا ہے۔ یادر کھئے! **کرامت** کہتے ہی اُس خَرقِ عادت بات کو ہیں جو عادتاً مُحال یعنی ظاہری اَسباب کے ذَرِیعے اُس کا صُدور ناممکن ہو مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعالٰی سے ایسی باتیں بسا اَوقات صادِر ہوجاتی ہیں۔ **نَبی** سے قَبْل اَز اِعلانِ نُبُوَّت ایسی چیزیں ظاہر ہوں توان کو **اِرہاص** کہتے ہیں اور اِعلانِ نُبُوَّت کے بعد صادِر ہوں تو **مُعجِزہ** کہتے ہیں۔ عام مؤمنین سے اگر ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو اسے **مَعُونت** اور ولی سے ظاہر ہوں تو **کرامت** کہتے ہیں۔ نیز کافِر یا فاسِق سے کوئی خَرقِ عادت ظاہر ہو تو اُسے **اِستِدراج** (اِس۔تِدْ۔راج) کہتے ہیں۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ ص۵۸،۵۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

عَقْل کو تنقید سے فُرصت نہیں
عِشْق پر اَعمال کی بُنیاد رکھ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعالٰى عَلٰى مُحَمَّد

غوثِ اعظم نے مِرگی کو بھگا دیا

ایک مرتبہ بارگاہِ غوثیت مآب میں حاضِر ہو کر ایک شَخْص نے عَرض کی: عالی جاہ! میری زَوجہ کو مِرگی ہو گئی، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعالٰى عَلَيْه نے فرمایا: ”اِس کے کان میں کہہ دو غوثِ اعظم کا حُکْم ہے کہ بغداد سے نکل جا۔“ چُنانچِہ اُسی وَقت وہ اچّھی ہو گئی۔

(مُلَخَّص از بَہجۃُ الاسرار للشَّطنوفی ص۱٤۱،۱٤۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مرگی شریر جِنّ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: (مرگی) بُہت خبیث بلا ہے اور اسی کو اُمُّ الصِّبْیَان کہتے ہیں، (بچوں کی ایک بیماری جس سے اعضا میں جھٹکے لگتے ہیں) اگر بچّوں کو ہو، ورنہ صَرْع (مرگی)۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ اگر پچیس بَرَس کے اندر اندر ہوگی تو اُمّید ہے کہ جاتی رہے اور اگر پچیس بَرَس کے بعد یا پچیس بَرَس والے کو ہوئی تو اب نہ جائے گی۔ ہاں کسی ولی کی کرامت یا تعویذ سے جاتی رہے تو یہ اَمرِ آخر (یعنی اور بات) ہے۔ یہ (یعنی مرگی) فی الحقیقت ایک (شریر جِن یعنی) **شیطان** ہے جو انسان کو ستاتا ہے۔

بچّوں کو مِرگی سے بچانے کا نُسخہ

بچّہ پیدا ہونے کے بعد جو اَذان میں دیر کی جاتی ہے، اِس سے اکثر یہ (یعنی مرگی کا) مَرَض ہو جاتا ہے اور اگر بچّہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہلا کر اذان و اِقامت بچّے کے کان میں کہہ دی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر (مرگی سے) محفوظی ہے۔ **(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص۴۱۷ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)**

رضؔا کے سامنے کی تاب کِس میں
فلک وار اِس پہ ترا ظِل ہے یا غوث

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غوثُ الاعظم کا کُنواں

ایک بار بغدادِ مُعلّٰی میں طاعون کی بیماری پھیل گئی اور لوگ دھڑا دھڑ مرنے لگے۔ لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں اِس مصیبت سے نَجات دلانے کی درخواست پیش کی۔ فرمایا: ''ہمارے مدرَسے کے اردگرد جو گھاس ہے وہ کھاؤ اور ہمارے مدرَسے کے کُنوئیں کا پانی پیو، جو ایسا کرے گا وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مَرَض سے شِفا پائے گا۔'' چُنانچِہ گھاس اور کُنوئیں کے پانی سے شِفا ملنی شروع ہوگئی یہاں تک کہ بغداد شریف سے **طاعون** ایسا بھاگا کہ پھر کبھی پلٹ کر نہ آیا۔ (تفریحُ الخاطرفی مناقب الشیخ عبدالقادر ص۴۳)

''طبقاتِ کبریٰ'' میں غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کا یہ ارشاد بھی نقل کیا گیا ہے: **''جس مسلمان کا میرے مدرَسے سے گزر ہوا قِیامت کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔''** (اَلطَّبَقَاتُ الْکُبریٰ للشعرانی الجزء الاوّل ص ۱۷۹ دارالفکربیروت) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

گناہوں کے اَمراض کی بھی دوا دو
مجھے اب عطا ہو شِفا غوثِ اعظم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ڈوبی ہوئی بارات

ایک بار سرکارِ بغداد حُضُور سیِّدُنا غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم دریا کی طرف

تشریف لے گئے، وہاں ایک بُڑھیا کو دیکھا جو زار و قطار رو رہی تھی۔ ایک مُرید نے بارگاہِ غوثیّت میں عرض کی: **یامُرشِدی!** اِس ضَعیفہ کا اِکلوتا خُوبرو بیٹا تھا، بے چاری نے اُس کی شادی رَچائی دُولہا نکاح کر کے دُلہن کو اِسی دریا میں کشتی کے ذَرِیعے اپنے گھر لا رہا تھا کہ کشتی اُلَٹ گئی اور **دُولہا دُلہن سَمیت ساری بارات ڈوب گئی۔** اس واقِعے کو آج **بارہ برس** گزر چکے ہیں مگر ماں کا جگر ہے، بے چاری کا غم جاتا نہیں ہے، یہ روزانہ یہاں دریا پر آتی اور بارات کو نہ پا کر رودھو کر چلی جاتی ہے۔ **حُضُور غوثُ الاعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کو اِس ضَعیفہ (یعنی بڑھیا) پر بڑا ترس آیا، آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیئے، چند مِنَٹ تک کچھ بھی ظُہُور نہ ہوا، بے تاب ہو کر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس قَدَر تاخیر کیوں؟ ارشاد ہوا: ''اے میرے پیارے! یہ تاخیر خلافِ تقدیر و تدبیر نہیں ہے، ہم چاہتے تو ایک حکمِ کُنۡ سے تمام زمین و آسمان پیدا کر دیتے مگر بمُقتَضائے حِکمت چھ دن میں پیدا کئے، بارات کو ڈوبے **12 سال** بیت چکے ہیں، اب نہ وہ کشتی باقی رہی ہے نہ ہی اس کی کوئی سُواری، تمام انسانوں کا گوشت وغیرہ بھی دریائی جانور کھا چکے ہیں، ریزے ریزے کو اَجزائے جسم میں اِکٹھّا کروا کر دوبارہ زندَگی کے مَرحلے میں داخِل کر دیا ہے، اب ان کی آمد کا وقت ہے'' ابھی یہ کلام اِختتام کو بھی نہ پہنچا تھا کہ **یکایک وہ کشتی اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ مَع دُولہا دُلہن و براتی سطحِ آب پر نُمُودار ہو گئی اور چند ہی لمحوں میں کَنارے آ لگی،** تمام باراتی سرکارِ بغداد

رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے دُعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے۔ اِس کرامت کو سن کر بے شمار کفّار نے آ آ کر سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کے دستِ حق پرست پر اسلام قَبول کیا۔ (سلطانُ الاذکار فی مَناقب غوثِ الابرار، لشاہ محمد بن الھمدنی)

نکالا ہے پہلے تو ڈُوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا بندہ مُردہ زندہ کرسکتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک موت وحیات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے کسی بندے کو مُردے جلانے کی طاقت بخشے تو اس کے لیے کوئی مُشکِل بات نہیں ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اس سے ہمارے ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اگر شیطان کی باتوں میں آ کر کسی نے اپنے ذِہن میں یہ بٹھا لیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی اور کو مُردہ زندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی تو اُس کا یہ نظریہ یقیناً حکمِ قرانی کے خلاف ہے دیکھئے قراٰنِ پاک حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مریضوں کو شِفا دینے اور مُردے زندہ کرنے کی طاقت کا صاف صاف اِعلان کر رہا ہے۔ جیسا کہ پارہ 3 سُورَۂ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 49 میں حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا یہ ارشاد

نقل کیا گیا ہے:

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مردے جِلاتا ہوں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے۔

اُمّید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا وَسوَسہ جڑ سے کٹ گیا ہوگا، کیوں کہ مسلمان کا قراٰنِ پاک پر ایمان ہوتا ہے اور وہ حکمِ قراٰنِ کریم کے خلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔ بَہر حال اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مقبول بندوں کو طرح طرح کے اختیارات سے نوازتا ہے اور بعطائے خداوندی ان سے ایسی باتیں صادِر ہوتی ہیں جو عقلِ انسانی کی بُلندیوں سے وَراءُالوَراء ہوتی ہیں۔ یقیناً اھلُ اللّٰہ کے تَصَرُّفات واختیارات کی بلندی کو دنیا والوں کی پروازِ عقل چھو بھی نہیں سکتی۔

سائنسدان کی نظر

دَورِ حاضر کا سب سے بڑا سائنسدان ''آئن اسٹائن'' کہہ گیا ہے: ''میں نے ریڈیو دُوربین کے ذَرِیعے ایک ایسا کہکشاں تو دیکھ لیا ہے جو زمین سے **دو کروڑ نوری سال** دُور ہے یعنی روشنی جو **فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل** طے کرتی ہے، وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی مگر جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلُّق ہے اگر میری عمر ایک مِلْیَن یعنی دس لاکھ برس بھی ہو جائے تب بھی دریافت نہیں کر سکتا۔''

سائنسدان کے برعکس خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ولی **حُضُور غوثِ اعظم** علیہ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم

کی نظر کی عَظَمت وشان دیکھئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا ﴿﴾ کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہر میری نظر میں اس طرح ہیں جیسے ہتھیلی میں رائی کا دانہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ بارگاہِ غوثیّت مآب میں عرض کرتے ہیں:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بد عقیدہ قاتل کی سزا

اب وِصال شریف کے طویل عرصے کے بعد رَنجیت سنگھ کے دورِ حکومت میں ہندوستان میں رُونُما ہونے والا ایک ایمان افروز واقِعہ پڑھیے اور جھومئے: ایک نام نِہاد مسلمان جو کراماتِ اولیاء کا مُنکِر تھا، شُومئی قسمت سے ایک شادی شُدہ ہِندوانی کو دل دے بیٹھا۔ ایک بار ہِندو اپنی بیوی کو مَیکے پہنچانے کے لیے گھر سے باہَر نکلا، اُدھر اُس بدبخت عاشِق پر شَہوت نے غَلَبہ کیا۔ چُنانچِہ اُس نے ان کا پیچھا کیا اور ایک سُنسان مقام پر دونوں کو گھیر لیا، وہ دونوں پیدل تھے اور یہ گھوڑے پر سُوار تھا، اس نے جھوٹ مُوٹ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے سُواری کی پیشکش کی مگر ہِندو نے انکار کیا، وہ اصرار کرنے لگا کہ اچھا عورت ہی کو پیچھے بیٹھنے کی اجازت دے دو کہ یہ بے چاری تھک جائے گی، ہِندو کو اس کی نیّت پر شُبہ ہو چلا تھا لہٰذا اُس نے کہا کہ تم ضَمانت دو کہ کسی قسم کی خیانت کئے بِغیر میری بیوی

کو منزِل پر پہنچا دو گے۔ اُس نے کہا کہ یہاں جنگل میں ضامِن کہاں سے لاؤں؟ عورت بول اٹھی: **مسلمان گیارہویں والے بڑے پیر صاحِب** کو بہُت مانتے ہیں، تم انہیں کی ضمانت دے دو۔ وہ اگرچِہ غوثُ الاعظم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کے تَصَرُّ فات کا قائل نہیں تھا مگر یہ سوچ کر کہ ہاں کہہ دینے میں کیا جاتا ہے، اُس نے ہاں کہہ دی۔ جُوں ہی عورت گھوڑے پر سُوار ہوئی، اُس ظالم نے تلوار سے اس کے شوہر کی گردن اُڑا دی اور گھوڑے کو ایڑ لگا دی، عورت غم سے نڈھال اور سَہمی ہوئی بار بار مڑ کر پیچھے دیکھے جا رہی تھی۔ اُس نے کہا کہ بار بار پیچھے دیکھنے سے کچھ حاصِل نہیں ہوگا، تمہارا شوہر اب واپَس نہیں آسکتا۔ اُس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا: میں تو **بڑے پیر صاحِب** کو دیکھ رہی ہوں۔ اِس پر اُس نے ایک قَہقَہہ لگا کر کہا کہ بڑے پیر صاحِب کو تو فوت ہوئے کئی سال گزر چکے ہیں، اب بھلا وہ کہاں سے آسکتے ہیں! اتنا کہنا تھا کہ اچانک دو بُزُرگ نُمُودار ہوئے ان میں سے ایک نے بڑھ کر تلوار سے اس بدعقیدہ عاشِق کا سر اُڑا دیا پھر عورت کو مَع گھوڑے کے اُس جگہ لائے جہاں وہ ہندو کٹا ہوا پڑا تھا، دونوں میں سے ایک بُزُرگ نے کٹا ہوا سر دھڑ سے ملا کر کہا: "قُمْ بِـاِذْنِ اللّٰـهِ" یعنی اُٹھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے۔ وہ ہندو اُسی وَقت زندہ ہو گیا۔ وہ دونوں بُزُرگ غائب ہو گئے۔ یہ دونوں میاں بیوی مقتول کے گھوڑے پر سُوار ہو کر گھر لوٹ آئے۔ مقتول کے وارِثوں نے گھوڑا پہچان کر رَنجیت سنگھ کے کورٹ میں دونوں میاں بیوی پر کیس کر دیا کہ ہمارا آدَمی غائب ہے اور گھوڑا اِن کے پاس ہے، شاید اِن لوگوں نے ہمارے آدَمی کو قتل کر دیا ہے۔ پیشی ہوئی، ان میاں بیوی نے جنگل کا سارا واقِعہ کہہ سنایا اور کہا کہ ان دونوں بُزُرگوں میں

سے ایک بُزُرگ یہاں کے **مشہور مجذُوب گل محمد شاہ صاحِب** کے ہمشکل تھے۔ چُنانچہ ان مجذوب بُزُرگ کو بلوایا گیا، وہ تشریف لے آئے اور اُنہوں نے آتے ہی اوّل تا آخر سارا واقِعہ لفظ بہ لفظ بیان کر دیا۔ لوگ **حُضُور غوثِ اعظم** علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی یہ **زندہ کرامت** سن کر اَش اَش کر اُٹھے۔ رَنجیب سنگھ نے مقدَّمہ خارِج کرتے ہوئے ان دونوں میاں بیوی کو اِنعام واکرام دے کر رخصت کیا۔ **(الحقائق فی الحدائق ص ۹۵)**

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا

مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

70 بار اِحتلام

حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کا ایک مرید ایک ہی رات میں نئی نئی عورتوں کے سَبَب **ستّر بار مُحتَلِم** ہوا۔ صُبح غسل سے فارِغ ہو کر اپنی پریشانی کی فریاد لیکر اپنے مرشدِ کریم حضور غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی خدمتِ باعَظَمت میں حاضر ہوا۔ قبل اِس کے کہ وہ کچھ عرض کرے، سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم نے خود ہی فرمایا: رات کے واقِعے سے مت گھبراؤ، میں نے رات لوحِ محفوظ پر نظر ڈالی تو تمہارے بارے میں ستّر مختلف عورتوں کے ساتھ زِنا کرنا مقدَّر تھا، میں نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اِلتجا کی کہ وہ تیری تقدیر کو بدل دے اور ان گناہوں سے تیری حفاظت فرمائے۔ چُنانچہ ان سارے

واقِعات کوخواب میں اِحتلام کی صورت میں تبدیل کردیا گیا۔ (بَهْجَةُ الاسرار ص۱۹۳)

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے

ترے ہاتھ ہے لاج یاغوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

اِرشاداتِ غوثِ اعظم علیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سے معلوم ہوا کہ کسی پیرِ کامل کی بَیعَت ضَرور کرنی چاہئے کہ پیر کی توجُّہ سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اور بعض اَوقات بڑی آفت چھوٹی آفت سے بدل کررہ جاتی ہے۔''بَھجةُ الاَسرار شریف''، میں ہے، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سبحانی، پیرِ لاثانی، قِندیلِ نورانی، شَہبازِ لامکانی، **اَلشَّیخ ابومحمد سیِّدعبدُ القادِرجیلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی کا فرمانِ بِشارت نشان ہے: مجھے ایک بَہُت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحبوں اور میرے قِیامت تک ہونے والے مریدوں کے نام دَرج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے اَفراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں، میں نے داروغۂ جہنَّم سے اِستفسار کیا: کیا جہنَّم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ''نہیں۔'' آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروَردگار کی عزّت وجلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مُرید پراس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کُناں ہے۔ اگر میرا مُرید اچّھا نہ بھی ہوتو کیا ہوا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تو اچّھا ہوں۔ مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت وجلال کی قسم! میں اُس وَقت تک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی

بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخلِ جنّت نہ کروالوں۔ (ایضاً)

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عظیم الشّان کرامت

ابوالمظفر حسن نامی ایک تاجر نے حضرتِ سیِّدُنا شیخ حمّاد علیہ رَحمۃُ اللہِ الجَوَاد کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر عرض کی: **حُضُور!** میں تجارت کیلئے قافلے کے ہمراہ مُلکِ شام جا رہا ہوں، آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔ سیِّدُنا شیخ حمّاد علیہ رَحمۃُ اللہِ الجَوَاد نے فرمایا: ''آپ اپنا سفر ملتوی کر دیجئے، اگر گئے تو ڈاکو سارا مال بھی لوٹ لیں گے اور آپ کو قتل بھی کر ڈالیں گے۔'' تاجر یہ سن کر بڑا گھبرایا، اِسی پریشانی کے عالم میں واپس آ رہا تھا کہ راستے میں حضور **غوثِ اعظم** علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم مل گئے، پوچھا کیوں پریشان ہیں؟ اُس نے سارا واقِعہ کہہ سنایا۔ آپ رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: پریشان نہ ہوں شوق سے ملکِ شام کا سفر کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ چُنانچِہ وہ قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا، اُسے کاروبار میں بَہُت نَفع ہوا، وہ ایک ہزار ۱۰۰۰ اشرفیوں کی تھیلی لیے مُلکِ شام کے شہر ''حلب'' پہنچا۔ اِتِّفاقاً وہ اَشرفیوں کی تھیلی کہیں رکھ کر بھول گیا، اِسی فکر میں نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا۔ اُس نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سارا مال لوٹ لیا ہے

اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے! خوف کے مارے اُس کی آنکھ کھل گئی، گھبرا کر اُٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہ تھا۔ اب اُسے یاد آیا کہ اشرفیوں کی تھیلی اُس نے فُلاں جگہ رکھی ہے، جھٹ وہاں پہنچا تو تھیلی مل گئی۔ خوشی خوشی بغداد شریف واپس آیا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم سے ملوں یا شیخ حمّاد علیہ رَحمۃُ اللہِ الجوَاد سے! اِتّفاقاً راستے میں ہی سیِّدُنا شیخ حمّاد علیہِ رَحمۃُ اللہِ الجوَاد مل گئے اور دیکھتے ہی فرمانے لگے: ''پہلے جا کر غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم سے ملو کہ وہ محبوبِ رَبّانی ہیں، اُنہوں نے تمہارے حق میں **17** بار دُعا مانگی تھی تب کہیں جا کر تمہاری تقدیر بدلی جس کی میں نے خبر دی تھی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو **غوثِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی دُعا کی بَرَکت سے بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔'' چُنانچِہ وہ بارگاہِ غوثیت مآب میں حاضر ہوا۔ **غوثِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے دیکھتے ہی فرمایا: واقِعی میں نے تمہارے لیے 17 مرتبہ دعا مانگی تھی۔ مزید فرمایا: میں نے تمہارے بارے میں 17 در 17 سے لے کر 70 مرتبہ تک دُعا مانگی تھی۔ (بَھْجَۃُ الاسرار ص ۶۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ

بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذابِ قبر سے رہائی

ایک غمگین نوجوان نے آکر بارگاہِ غوثیّت میں فریاد کی: حضور! میں نے اپنے

والدِ مرحوم کو رات خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے: ''بیٹا! میں عذابِ قبر میں مبتلا ہوں، تو سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر میرے لیے دُعا کی درخواست کر۔'' یہ سن کر سرکارِ بغداد حُضُور غوثِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم نے اِستفسار فرمایا: کیا تمہارے ابّا جان میرے مدرَسے (مَد۔رَ۔سے) سے کبھی گزرے ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ بس آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ خاموش ہوگئے۔ وہ نوجوان چلا گیا۔ دوسرے روز خوش خوش حاضِرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا: **یا مرشِد**! آج رات والِدِ مرحوم سبز حُلّہ (یعنی سبز لباس) زیبِ تن کئے خواب میں تشریف لائے، وہ بے حد خوش تھے، کہہ رہے تھے: ''بیٹا! سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی بَرَکت سے مجھ سے عذاب دُور کردیا گیا ہے اور یہ سبز حُلّہ بھی ملا ہے۔ میرے پیارے بیٹے! تو ان کی خدمت میں رہا کر۔'' یہ سن کر آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان تیرے **مدرَسے** سے گزرے گا اُس کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) کی جائے گی۔ (بَهْجَۃُ الاسرار ص۱۹۴)

نزع میں، گور میں، میزاں پہ سرِ پل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردے کی چیخ وپُکار

ایک مرتبہ بارگاہِ غوثیّت مآب میں حاضِر ہوکر لوگوں نے عرض کی: عالی جاہ! ''بابُ الْاَزَج'' کے قبرِستان میں ایک قَبْر سے مُردے کے چیخنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ حُضُور!

کچھ کرم فرما دیجئے کہ بے چارے کا عذاب دُور ہو جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: کیا اُس نے مجھ سے خِرقۂ خلافت پہنا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا: کیا کبھی وہ میری مجلس میں حاضر ہوا؟ لوگوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ فرمایا: کیا اُس نے کبھی میرا کھانا کھایا؟ لوگوں نے پھر لاعلمی کا اظہار کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پوچھا: کیا اُس نے کبھی میرے پیچھے نَماز ادا کی؟ لوگوں نے وُہی جواب دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ذرا سا سرِ اَقدس جُھکایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پر جلال ووقار کے آثار ظاہر ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد فرمایا: مجھے ابھی ابھی فِرِشتوں نے بتایا: ''اُس نے آپ کی زیارت کی ہے اور اُسے آپ سے عقیدت بھی تھی لہٰذا اللہ تبارَکَ وَتعالٰی نے اس پر رَحم کیا۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبْر سے آوازیں آنی بند ہوگئیں۔ (بَہجۃُ الاسرار للشّطنوفی ص ۱۹۴)

بد سہی، چور سہی، مجرِم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بےحساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۸ اربیع النور شریف ۱۴۲۷ھ
17 - 4 - 2006